روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 23 دسمبر 2011ء 27 محرم 1433 ہجری 23 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 288

اے وسیع مغفرت والے

حضرت جبریلؑ نے آنحضرتؐ کو ایک لمبی دعا سکھائی جس کے آغاز میں یہ الفاظ ہیں۔

ترجمہ:۔ اے وہ ہستی جو خوبصورت کو ظاہر کرنے والی ہے اور بدصورت کی ستر پوشی کرتی ہے۔ اے وہ (مقدس) وجود جو گناہ کا مؤاخذہ نہیں کرتا اور پردہ دری نہیں کرتا۔ اے خوبصورت درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت والے!

(مستدرک حاکم کتاب الدعاء جلد 1 ص 729 حدیث نمبر 1998)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض نادان یہ اعتراض بار بار پیش کرتے ہیں کہ محبوبان الٰہی کی یہ علامت ہے کہ ہر ایک دعا ان کی سنی جاتی ہے۔ اور جس میں یہ علامت نہیں پائی جاتی وہ محبوبان الٰہی میں سے نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ منہ سے تو ایک بات نکال دیتے ہیں مگر اعتراض کرنے کے وقت یہ نہیں سوچتے کہ ایسے جاہلانہ اعتراض خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر وارد ہوتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک نبی کی یہ مراد تھی کہ تمام کفار ان کے زمانہ کے جو ان کی مخالفت میں کھڑے تھے مسلمان ہو جائیں۔ مگر یہ مراد ان کی پوری نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ لعلک باخع ...... یعنی کیا تو اس غم سے اپنے تئیں ہلاک کردیگا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کفار کے ایمان لانے کے لئے اس قدر جانکاہی اور سوز و گداز سے دعا کرتے تھے کہ اندیشہ تھا کہ آنحضرت ﷺ اس غم سے خود ہلاک نہ ہو جاویں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے لئے اس قدر غم نہ کر اور اس قدر اپنے دل کو دردوں کا نشانہ مت بنا کیونکہ یہ لوگ ایمان لانے سے لاپرواہ ہیں اور ان کے اغراض اور مقاصد اَور ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اے نبی (علیہ السلام)! جس قدر تو عقد ہمت اور کامل توجہ اور سوز و گداز اور اپنی روح کو مشقت میں ڈالنے سے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کرتا ہے تیری دعاؤں کے پر تاثیر ہونے میں کچھ کمی نہیں ہے لیکن شرط قبولیت دعا یہ ہے کہ جس کے حق میں دعا کی جاتی ہے سخت متعصب اور لاپرواہ اور گندی فطرت کا انسان نہ ہو ورنہ دعا قبول نہیں ہوگی۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 225)

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ **28 دسمبر 2011ء** کو اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ اس خطاب کیلئے ایم ٹی اے پر لائیو نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق **2:30** سہ پہر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت MTA پاکستان)

وقف عارضی کے فارم پُر کرنے والے احباب متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن نے اطلاع دی ہے کہ وقف عارضی کے فارم بعض دفعہ نامکمل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ غیر معیاری قرار پاتے ہیں اور منظوری کا خط بھجوانا ممکن نہیں ہوتا۔ متعلقہ افراد یا تصدیق کرنے والے عہدیداروں کو وجہ دور کرنے کیلئے لکھا جاتا ہے اگر وہ درست کردی جائے تو تصحیح کے بعد وہ فارمز منظور کر لئے جاتے ہیں۔ جو وجوہات منظوری میں روک بنتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ فارمز کا مقررہ وقت سے لیٹ پہنچنا۔
2۔ پاکستان میں وقف کی بجائے بیرون ملک وقف کی درخواست کرنا۔
3۔ مقامی وقف کرنے کی درخواست کرنا (اس کی اجازت صرف خواتین کو ہے)
4۔ بلا دستخط اور بلا تصدیق صدر جماعت (یا متعلقہ عہدیدار) فارمز بھجوانا۔
5۔ بلا تاریخ وقف کی درخواست کرنا۔
6۔ کم عرصہ (ہفتہ دس دن) یا جز وقتی (صرف ایک دن یا کچھ حصہ) وقف کی درخواست کرنا۔
7۔ غیر واضح اور غیر معین عرصہ یا ایڈریس لکھ کر بھجوانا۔
8۔ ایک دفعہ فارم بھجوا کر دوبارہ فوٹو کاپی ارسال کردینا۔

وقف عارضی کے فارم پر کرنے والے تمام احباب ان امور کا خیال رکھیں۔

(قائد تعلیم القران و وقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان)

مشعل راہ

اعلیٰ اقدار عدل وانصاف پر قائم رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2004ء میں سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا:۔

اس کا ترجمہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو قرآن کریم میں جن اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ اقدار کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی ہے، ان میں سے ایک انصاف اور عدل ہے۔ جس پر عمل کرنا، جس پر قائم ہونا اور جس کو چلانا مومنوں پر فرض ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا کہ جو مرضی حالات ہو جائیں جیسے بھی حالات ہو جائیں تم نے انصاف اور امن کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے میں ایک دفعہ عیسائیوں نے یہ اعتراض کیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اور آیتوں کے علاوہ اس آیت کو بھی پیش فرمایا کہ اس کے بعد تم کس منہ سے یہ دعویٰ کر سکتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہوگا۔ نیز یہ بھی فرمایا انعام کا چیلنج دیا اور عیسائیوں کو للکارا کہ جس طرح سچ بولنے اور انصاف پر قائم رہنے کی تلقین قرآن کریم میں ہے، عیسائی اگر انجیل میں سے دکھا دیں تو ایک بڑی رقم آپ نے فرمایا میں انعام کے طور پر پیش کروں گا۔ لیکن کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ مقابلے میں آئے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے کی اس نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں قرآن کریم کی چھپی ہوئی حکمت کی باتوں اور براہین کا ہمیں ہتھیار دیا۔ لیکن یہ ہتھیار صرف غیروں کے منہ بند کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک حسین تعلیم ہے اس کو ہم نے اپنے اوپر لاگو کرنا ہے، اگر اپنے گھر کی سطح پر، اپنے محلّہ کی سطح پر اپنے ماحول میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا یہ عدل کا نظام قائم نہ کیا تو ہمارے دنیا کی رہنمائی کے تمام دعوے کھوکھلے ہوں گے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیشہ پیش نظر رہے کہ جو گواہی بھی دینی ہے۔ جس طرح انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا حکم ہے وہ صرف اس صورت میں پورے ہو سکتے ہیں کہ جب دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ جب یہ پتہ ہو کہ ایک خدا ہے جو میری ظاہری اور پوشیدہ اور چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ جس کو میرے موجودہ فعل کی بھی خبر ہے اور جو میں نے آئندہ کرنا ہے اس کی بھی خبر رکھتا ہے۔ جب اس سوچ کے ساتھ اپنے معاملات طے کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ میں بھی ترقی ہوگی اور جب تقویٰ میں ترقی ہوگی تو پھر عدل کو قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا کہ اپنے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے کسی دوسرے عزیز کے خلاف بھی کبھی گواہی دینے کی ضرورت پڑی تو گواہی دینے کی ہمت پیدا ہوگی اور توفیق ملے گی۔

(روزنامہ الفضل 15 جون 2004ء)

رپورٹ: مکرم واصف شہزاد صاحب مربی بورکینا فاسو

بورکینا فاسو میں خدام الاحمدیہ کی دسویں فضل عمر تربیتی کلاس اور فٹ بال ٹورنامنٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو امسال دسویں فضل عمر تربیتی کلاس منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اس دس روزہ تربیتی کلاس کا آغاز مورخہ 5 ستمبر کو ہوا اور 15 ستمبر تک جاری رہی۔ افتتاحی تقریب مؤرخہ 5 ستمبر کو صبح 10 بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو مکرم توئے سیکو صاحب (Toe Seko) نے ایک مختصر سی تقریر کی جس کے بعد ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس مکرم سانو عمر صاحب (Sano Omar) نے کچھ مفید باتیں طلبہ کو بتائیں اور اس کے بعد مکرم دابو نے خالد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے تمام طلبہ کو تربیتی کلاس کے قواعد وضوابط پڑھ کر سنائے اور پھر تربیتی کلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

کلاس میں 7 ریجنز کے 44 خدام شامل ہوئے۔ روزانہ دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا رہا۔ پنجوقتہ نماز باجماعت کا بھی قیام کیا گیا۔ بعد نماز فجر ومغرب درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ صبح 9 بجے سے دوپہر 12:30 تک طلبہ کو باقاعدہ کلاس کی طرح پڑھایا جاتا رہا جس میں تعلیم القرآن، حفظ قرآن، حدیث، فقہ، ادعیۃ القرآن والرسول، کلام، تاریخ اسلام واحمدیہ، جماعتی لٹریچر اور موازنہ مذاہب کے پیریڈ شامل تھے۔ تدریس کے فرائض مربیان، معلمین اور خدام الاحمدیہ کے کچھ عہدیداروں نے سرانجام دیئے۔

عصر تا مغرب کا وقت کھیل کے لئے مخصوص کیا گیا جس میں فٹ بال کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

آخر میں طلبہ کو پڑھائے گئے نصاب کا تحریری امتحان بھی لیا گیا اور 15 ستمبر 2011ء کو اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم خالد محمود شاہد صاحب امیر ومشنری انچارج بورکینا فاسو تھے۔ حسب روایت تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مکرم سانو عمر صاحب ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے رپورٹ پیش کی اور پھر مکرم امیر صاحب نے طلبہ سے خطاب کیا۔ آخر میں امتحان میں پہلی پانچ پوزیشن ہولڈرز میں انعامات تقسیم کئے گئے اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح دسویں فضل عمر تربیتی کلاس بورکینا فاسو اختتام پذیر ہوئی۔

ریجن کایا (Kaya) برکینا فاسو کے تحت فٹبال ٹورنامنٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کے تحت مورخہ 31/اگست تا 18 ستمبر 2011ء ایک فٹ بال ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی۔

مورخہ 31/اگست کو ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب ہوئی۔ مکرم ریجنل مشنری صاحب کایا کی تقریر کے بعد نگران انتظامی کمیٹی نے ٹورنامنٹ کے قواعد پڑھ کر سنائے اور پھر میچز کا آغاز ہوا۔ ٹورنامنٹ میں ریجن کے مختلف گاؤں اور قصبوں سے کل 16 ٹیموں نے شرکت کی۔ ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر کل 29 میچ کھیلے گئے جن میں ریجن بھر سے تقریباً 240 کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ 18 ستمبر کو ٹورنامنٹ کے فائنل میچ میں کایا شہر کی ٹیم نے خدام الاحمدیہ کایا شہر کی ٹیم کو ہرا کر ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے آمین۔ میچ کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ اختتامی تقریب میں مہمان خصوصی ریجن کایا کے ایم این اے مکرم سایوبا ودراگو صاحب (Sayoba Ouedraogo) کے ساتھ شہر کے ڈپٹی میئر اور ہیڈ آف دی پولیس کایا شہر نے شرکت کی جنہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر 2011ء)

سیرۃ خاتم النبیینؐ کی تکمیل

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ایک دوست کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے، گو اُنہیں چاہئے تھا یہ تجویز بجٹ پر بحث کے دوران میں پیش کرتے مگر اُنہوں نے ایسا نہیں کیا اور چپکے سے میرے کان میں کہہ دیا۔ وہ تجویز یہ ہے کہ میاں بشیر احمد صاحب نے سیرۃ النبیؐ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اُسے مکمل کرا لیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں اِس سیرت کی جہاں تک تکمیل ہوئی ہے اِس کے لحاظ سے ضروری ہے کہ بقیہ حصہ بھی مکمل ہو جائے اور مَیں کوشش کروں گا کہ اگر مناسب انتظام اِن کی جگہ ہو جائے تو میاں بشیر احمد صاحب کو فارغ کر دیا جائے تا کہ سیرۃ النبیؐ کا کام مکمل ہو جائے۔ (خطابات شوریٰ جلد 2 ص 212)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مرتبہ: مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

سوسال پہلے۔جلسہ سالانہ قادیان 1911ء

26 تا 28 دسمبر 1911ء کی مختصر روداد

ایڈیٹر صاحب الحکم تحریر فرماتے ہیں:

’’ہندوستان بھر میں دسمبر کا آخری ہفتہ ملکی اور قومی بیداری کا ہفتہ سمجھا گیا ہے۔اور اگر غور سے دیکھیں تو کانفرنسوں اور جلسوں کی اس ہفتہ میں ملک کے اندر ایک قومی لہر چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس قسم کے جلسوں اور کانفرنسوں کی غرض اہل وطن کی مادی ترقی کے اسباب مہیا کرنا ہے اور جسمانی خواہشوں کی سیری کے سامان کا بہم پہنچانا ہے اور بس۔روحانی ترقی اور اس کے اسباب سے تمسک کرنا ان جلسوں میں غیر ضروری اور غیر متعلق سمجھا گیا ہے۔گویا ان کے نزدیک زندگی کی غرض و غائت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ ہم چاندی سونے کے انسان ہوں۔ ہندوستان بھر میں جو جلسے اس ہفتہ میں ہوتے ہیں اور وہ جلسہ جو قادیان دارالامان میں ہوتا ہے اس میں اور دوسرے جلسوں میں یہ مابہ الامتیاز ہے۔

امسال دسمبر کے آخری ہفتہ ہی میں وہ رونق اور قومی لہر کا جوش نظر نہیں آیا بلکہ دسمبر بھر ہی یہ جوش اُمنڈ آتا رہا۔کیونکہ دربار تاجپوشی کی وجہ سے شروع دسمبر سے ہی ملک میں ایک رو جاری ہوگئی تھی۔ بہرحال جلسوں کے اس ہفتہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا عظیم الشان سالانہ جلسہ سلسلہ کے مرکز قادیان دارالامان میں ہوا کرتا ہے۔صرف ایک سال ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی ہوا تھا جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے اس جلسہ کی غرض وغایت ومقصود دوسرے جلسوں کے مقابلہ میں بالکل نرالا اور نیا ہوتا ہے۔ اس کا ایک ہی لاتبدیل اور لاتحویل مقصد ہے جو دوسرے جلسوں میں علی العموم مفقود ہے یعنی عبودیت اور الوہیت میں سچا تعلق پیدا کرنا۔ یہ مقصد اور غرض اس سلسلہ کے محترم بانی حضرت حجۃ اللہ علی الارض......حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے ایماء اور اشارہ سے قائم کی تھی اور آپ کی قوم کا یہی منشاء ہونا چاہیئے۔

باوجود کہ دسمبر کے ابتدائی ایام ہی سے تاج پوشی کی وجہ سے لوگوں کی مصروفیت بڑھ گئی تھی اور دہلی سے 16 دسمبر 1911ء تک لوگ بمشکل فارغ ہو سکتے تھے۔دربار تاجپوشی کی وجہ سے لوگوں کی مصروفیت پر نظر کر کے صدر انجمن کے بعض بزرگوں کو اور ان کے ساتھ بعض دوسرے لوگوں کا بھی خیال تھا کہ امسال جلسہ کی تاریخیں ایسٹر کی تعطیلات پر بدل دی جاویں۔ چنانچہ یہ سوال احمدی انجمنوں کے پاس بھی بغرض مشورہ اور رائے بھیجا گیا اور اکثر انجمنوں کا یہ خیال تھا کہ یہ رائے نہایت صائب اور درست ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بغرض استصواب جب یہ سوال پیش ہوا تو آپ نے دسمبر کی مقررہ تاریخوں ہی پر اس جلسہ کو ضروری سمجھا۔ ہماری اپنی راؤں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے میں وہی نسبت اور فرق ہوسکتا ہے جو ایک زمینی اور آسمانی انسان میں ہونا چاہیئے۔ہماری نظریں یہاں تک ہی جاتی تھیں کہ ممکن ہے جلسہ پر لوگ کم آویں یا قحط سالی اور دربار تاجپوشی کی وجہ سے لوگ چندہ نہ دے سکیں۔مگر حضرت مسیح موعود کے خاص تربیت یافتہ انسان کا منشاء اور مقصد صرف اتنا ہی تھا کہ کیا پتہ ہے ہمیں پھر وقت ملے یا نہ ملے۔اس لئے ہم جو پیغام حق پہنچانا چاہتے ہیں پہنچا دیں خواہ سننے والا ایک ہی ہو۔کیسی پاکیزہ فطرت اور کیسی نیک نیت ہے۔اس لئے ہمارے امام کا توکل علی اللہ اور توحید پر استقلال کا پتہ لگتا ہے۔......غرض جلسہ کا انعقاد اسی دسمبر میں قرار پایا اور 29,28,27 تاریخوں کے لئے اعلان کیا گیا مگر جلسہ کی کارروائی 26 دسمبر بعد دوپہر سے شروع ہوگئی۔

انتظامی کیفیت

یہ کیسی خوشکن اور خدا کی قدرتوں کو یاد دلانے والی بات ہے کہ وہ جلسہ جس کا آغاز محض 75 آدمیوں کے سامنے 1891ء میں ہوا تھا۔آج 80 آدمی اس جلسہ پر آنے والوں کی ضروریات کا انتظام کرنے کو ناکافی ہیں۔ امسال جلسہ کے انتظام کے لئے یہ قرار پایا کہ تقسیم محنت کے اصول پر کام کو اس طرح تقسیم کیا جاوے کہ مختلف گروپوں میں تقسیم کرکے کھانے وغیرہ کا انتظام خود ان جماعتوں میں دیا جائے۔اس طرح پر خدا کے فضل اور تائید سے یہ انتظام نہایت ہی عمدہ طور پر ہوا چونکہ خود بیرونی احباب اپنی اپنی جماعتوں میں امیر منتخب کر چکے تھے اس لئے کسی قسم کی تکلیف نہیں محسوس ہوئی۔جن لوگوں نے اس کام کو کیا انہوں نے اپنا فرض سمجھ کر کیا۔ اور اس کے شکریہ اور تعریف کے لئے نہیں کیا۔تاہم ان کی خدمات کا اعتراف نہ کرنا سخت غلطی ہے۔ اس لئے میں صدق دل سے ان دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقع پر اپنی جسمانی خداداد قوتوں سے کام لے کر اپنے احباب کو آرام پہنچایا۔

اوقات جلسہ

مجلس شوریٰ میں یہ امر پیش کیا گیا تھا، کہ جلسہ کے لئے 4 گھنٹے کا وقت موزوں ہے۔اس سے جہاں ناظمین جلسہ کو آرام ملے گا وہاں لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بیٹھنے کا زیادہ موقع مل سکے گا اور باہم ملاقات کے لئے احباب وقت نکال سکیں گے۔ اس وقت سیکرٹری صاحب نے بھی اس تجویز کو پسند کیا تھا۔تاہم کم وبیش چھ گھنٹہ دن بھر میں لیکچروں کے لئے نکلتے رہے اور رات اور صبح کو بھی بعض احباب نے اپنی تقریروں کے لئے وقت نکالا۔

ایک مجلس نکاح

احباب کی آمد تو 25 دسمبر 1911ء سے ہی شروع ہوگئی تھی۔اس لئے میں روئیداد جلسہ کو 25 دسمبر سے ہی شروع کرتا ہوں اور 25 دسمبر 1911ء کو قبل دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مفتی فضل احمد صاحب کا خطبہ نکاح پڑھا جن کا نکاح میاں اللہ دتا ساکن جموں کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ (الحکم 14 جنوری 1912ء صفحہ 3 تا 7)

ایڈیٹر صاحب البدر تحریر فرماتے ہیں:

کامیاب جلسہ

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ جلسہ سالانہ بمطابق پروگرام 26 دسمبر 1911ء دوپہر کو شروع ہو کر 29 دسمبر 1911ء کو بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائے رخصتانہ کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پر پہنچا۔ ہر چہار روز مطلع صاف رہا اور سب جلسے (بیت) اقصیٰ میں ہوئے۔ (بیت) کے کمرے اور صحن جلسوں کے واسطے بہت ہی موزوں ثابت ہوئے مگر نماز کے وقت باوجود اس وسعت کے صحن کافی نہ ہوا حالانکہ بعض صفوف ایسی ایک دوسرے کے قریب تھیں کہ ایک دوسرے کی پشت پر نمازیوں کو سجدہ ادا کرنا پڑا۔ اس واسطے قریب کے مکانات کے کوٹھوں پر چڑھ کر احباب نے نمازیں ادا کیں۔ یہ جلسہ بہت ہی کامیابی کا جلسہ تھا۔کیا بلحاظ اُن نیک تاثیرات کے جو مفید اور مؤثر تقریروں اور واعظوں کے ذریعہ سے سامعین پر ہوئیں اور کیا بلحاظ وصولی چندہ کے اور کیا بلحاظ اُس انتظام کے جو احباب کے استقبال، مکان اور خوراک کے متعلق کیا گیا تھا۔

آمد احباب

احباب کی آمد جلسہ سے بہت پہلے شروع ہو گئی تھی۔مگر زیادہ تر آمد 25 اور 26 کی شام کو ہوئی۔سرحد کی طرف سے بھی لوگ آئے۔پشاور، ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاوہ علاقہ افغانستان سے شمال سے کشمیر سے حاجی عمر ڈار صاحب بمعہ رفقاء حیدر آباد دکن سے جناب غلام اکبر خاں صاحب وکیل، بمبئی سے برادر علی محمد صاحب، کلکتہ سے شیخ محکم الدین صاحب تاجر اور ایسا ہی دیگر دُور دُور کے مختلف مقامات سے کثیر التعداد احباب تشریف لائے۔شاہ جہان پور، شاہ آباد، علی گڑھ، دہلی، سہارنپور، منصوری، شملہ، لدھیانہ، ہوشیار پور، جالندھر، پٹیالہ، نابھہ، فیروز پور، ملتان، بہاولپور، راولپنڈی، جہلم، دوالمیال، گجرات، پنڈ دادنخان، بھیرہ، شاہ پور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، وزیر آباد، جموّں، غرض ہر طرف سے احباب بکثرت آئے۔صرف باہر سے آنے والے دوست جن کا انتظام رہائش وغیرہ صدر انجمن نے کیا دو ہزار کے قریب ہے اور وہ صاحبان ان کے علاوہ تھے جنہوں نے قادیان میں اپنی رہائش وغیرہ کا انتظام علیحدہ کیا یا کسی دوست عزیز کے ہاں قیام ان کا تھا۔ بوقت جلسہ سامعین کی تعداد عموماً تین ہزار کے قریب ہوتی تھی۔

26 دسمبر 1911ء

افتتاح جلسہ: 26 کی دوپہر کو قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ افتتاح جلسہ ہوا۔کیونکہ سب سے پہلی تقریر جو ہمارے عزیز نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب بی اے متعلم، ایم اے کلاس علی گڑھ کالج کی قرآن شریف کی خوبیوں پر تھی اور ایک اعلیٰ درجہ کی عالمانہ تقریر تھی۔ چوہدری صاحب نے قرآن شریف کی پُرمعرفت فصاحت وبلاغت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے نوٹوں میں ایک عجیب انگریزی فقرہ لکھا ہے۔ جسے میں انگریزی میں ہی لکھ دینا پسند کرتا ہوں۔

The reading of the book of God was a charmed circle and which the Arabs avoided.

اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل عرب قرآن شریف کے پرزور کلام کی تاثیر کے ایسے قائل تھے اور اُن پر اس کا ایسا رعب پڑا ہوا تھا کہ جہاں کہیں وہ پڑھا جاتا ہو۔ جہاں تک اُس کی آواز جا سکتی ہو۔اُسے ایک جادوگر کا حلقہ تسخیر یقین کر کے اُس سے بھاگتے تھے۔

بعد نماز عصر حضرت میر ناصر نواب صاحب نے الحمد پر ایک مضمون پڑھا جس کے لکھنے میں ان پر خاص نصرت الٰہی کا اظہار ہو رہا تھا۔الحمد کے مضمون کے ملحق حضرت موصوف نے اپنی جماعت کو نہایت ضروری نصائح سے متمتع کیا جو ممکن ہے کہ الحقُّ مُرٌّ کا درجہ رکھتی ہوں۔مگر نانا جان کے مُنہ سے وہ ہر طرح زیبا اور پُر اثر تھیں۔

بعد اس مضمون کے جناب حضرت صاحب نے اپنی ایک نظم سنائی۔

کیا محسن و حسین ہے وہ دلستان ہمارا
تعریف کیا کریں ہم کیا ہے وہاں ہمارا
کیا شان ہے ہماری کتنی ہماری عزت
وہ سائبان عالم ہے سائباں ہمارا
ہم اُس کے گھر میں رہتے وہ ہے ہمارے دل میں
ہم مہمان ہیں اُس کے وہ میہمان ہمارا
ناصر خوشی سے ہنس تو اور قادیان میں بس تو
رونا نہ جائے گا بس یہ رائگاں ہمارا

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بہ سبب علالت طبع جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے۔ مگر جناب نے اپنے ایک خطبہ کا مضمون مختصر الفاظ میں لکھوا کر بھیجا تھا کہ پڑھ دیا جائے۔

درس قرآن شریف

بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ درس قرآن شریف دیا۔ آپ نے وہی رکوع پڑھا جو روزانہ درس کی ترتیب میں آتا تھا۔ مگر کثرت احباب کے سبب اُس میں ایک خاص رنگ پیدا ہوا۔ فرمایا۔ جس طرح ایک شخص روزانہ اپنے گھر میں کھانا کھاتا ہے لیکن ایک مہمان کے آنے پر اُس کے کھانے میں ایک اور رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میں بھی تمہاری خاطر اس درس کے بیان کو کسی قدر بڑھاتا ہوں۔

27دسمبر 1911ء

آج صبح شیخ غلام احمد صاحب واعظ کا پر جوش اور پر اثر لیکچر بیت مبارک میں ہوا۔

آج سب سے اوّل شیخ عبدالقدوس صاحب (لالہ چوہڑمل سابق سیکرٹری آریہ سماج) نے اپنے دین قبول کرنے کے لئے دلائل بیان کئے اور تمام غیر مذاہب پر مدلل ریویو کیا۔

ان کے بعد جناب ثاقب صاحب مالیر کوٹلوی نے اپنی دلربا نظم سنا کر احباب کو نہایت ہی خوش کیا۔ اس نظم میں علاوہ ان تمام خوبیوں کے جو ایک شاعرانہ مذاق والے آدمی کو خوش کرسکتی ہیں۔ ایک روحانی تاثیر تھی۔ جس نے بے اختیار احباب کے دل سے ثاقب صاحب موصوف کے واسطے نیک دعا نکلوائی۔

اس کے بعد شیخ تیمور صاحب ایم اے کی تقریر ہوئی۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر تھی۔ حضور کے انتظار میں جو وقفہ ہوا اس میں اوّل ایک لڑکے بنام عبدالعزیز ساکن دوالمیال نے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ اُس کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکے سراج الحق نام نے درثمین سنائی۔ اُس کے بعد منشی سراج الدین صاحب تاجر چرم بریلی نے اپنی خوش الحانی کے ساتھ ایک پُر درد نظم پڑھ کر سب کو خوش وقت کیا۔ ازاں بعد ابوعبیداللہ غلام رسول صاحب اور حافظ جمال احمد صاحب نے قرآن شریف کی چند آیات سنائیں۔ اور اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر پونے بارہ بجے شروع ہوئی اور قریب اڑھائی گھنٹہ تک ہوتی رہی جس میں معرفت و حکمت کے نکتے اور درد دل کی نصائح سامعین کے دلوں کو پاک کرنے کا موجب ہوئے۔

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے ''کسی نے کہا اور شاید درد سے تمہارے فائدے کے لئے کہا ہو۔ کہ ''تم کوئی تقریر کرو' میرا ارادہ تھا کہ میں ہر روز درس دیتا ہوں ان ایام میں اس درس ہی میں کچھ وسعت کرلوں گا اور اسے معمول سے زیادہ وسیع کر کے سناؤں گا۔ جیسا کہ حکم ہے کہ مہمان کے لئے اپنے کھانے میں اضافہ کرلو اور اسے کسی قدر زائد اچھا اور ممتاز بنا لو میں نے اس حکم کی تعمیل میں مناسب سمجھا تھا کہ جو غذا میں کھاتا ہوں اور جس کے بغیر میری زندگی محال ہے اسے عمدہ طور پر کچھ زیادہ کر کے پیش کروں مگر ہر شخص اپنی اپنی پسند میں معذور ہوتا ہے اگر کسی کو میٹھا پسند ہے تو کوئی نمکین کو پسند کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جسمانی غذا تو تمہیں گھر میں شائد یہاں سے بہتر میسر آ سکتی ہو اور یہاں بھی اس کے لئے تم آپ ہی انتظام کرنے والے ہو۔ میں تمہیں وہ غذا دوں جو جسم نہیں روح کی سیری کا موجب ہوسکتی ہے۔ اگر اللہ کا فضل ہو۔ اس خیال میں آج میں نے سوچا کہ تقریر کیا ہوتی ہے؟ اس پر بہت سے معانی میرے دل میں آئے اگر میں انہیں ہی بیان کروں تو شام تک شاید وہ ختم نہ ہوں۔ میں نے دل سے پوچھا کہ کون سی تقریر کرو گے تو اس نے جواب دیا'' اپنے پیارے کی پیاری کتاب قرآن میں ہی پڑھ دو۔......

مجھے کیا پسند ہے؟ خدائی کتاب: قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔ بااین ایک احمق نے بڑھ کر ایک بات کہی ہے۔ وہ مجھے کہا ہے کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے سر کو چوٹ کیوں لگی؟ اور کیوں وہ کچلا گیا؟ بعض لوگ میرے سامنے بہت اونچی باتیں کرتے ہیں کہ شاید میں بہرا ہوگیا ہوں۔ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا۔ اس واسطے جزآؤا سیّئۃٍ ...... کے موافق تمہیں بدلہ دیا اور سر کچلا گیا۔ وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے۔ باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سال گذشتہ کے انہیں دنوں میں بچنے کی امید نہ تھی۔ کلوروفارم کے ذریعہ اور کلوروفارم کے بدوں بھی اس زخم پر جراحی عمل ہوا مگر ڈاکٹر و دوسرے لوگ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دماغ کی کیسی حفاظت فرمائی۔ جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی کتاب عزیز نہیں۔ اور میری غذا جس سے میں زندہ رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی کتاب ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور محض فضل سے مجھے اس کتاب کی محبت اور اس کا فہم دیا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ یہ اس کا رحم ہے کہ اس کتاب کا فہم کرنے والا پاگل نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ یہ اس احمق کو غلطی لگی جو وہ سمجھتا ہے کہ میرا سر کچلا گیا۔

دوسری کتابیں کیوں پڑھی ہیں: میں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں مگر اس لئے نہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری تھیں۔ بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں۔

'میں نے آیت پڑھی ہے اور کامل متقی ہو۔ تقویٰ اللہ کیا ہے؟ عقائد صحیحہ ہوں اور ان کے عقائد کے موافق اعمال صالحہ ہوں تقویٰ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دکھوں سے بچ جاتا ہے اور سکھوں کو پالیتا ہے۔ متقی اللہ کا محبّ ہوتا ہے۔ متقی کو تمام تنگیوں سے نجات ملتی ہے۔ اس کو من حیث لا یحتسب رزق ملتا ہے۔ متقی کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں اور وہ مقابلہ دشمن میں ممتاز ہوتا ہے۔ متقی پر الٰہی علوم کھولے جاتے ہیں۔ پس میں بھی پہلی نصیحت یہی کرتا ہوں کہ متقی بنی۔ متقی بنو ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے متقی بنو۔ اور اللہ تعالیٰ کی سچی فرمانبرداری پر تمہارا خاتمہ ہو۔ فرمانبرداری عجیب نعمت ہے۔ ابوالملت ابراہیم علیہ السلام پر تمام برکتیں اسی فرمانبرداری کی وجہ سے نازل ہوئیں۔ اس لئے تم بھی اگر برکات سماوی سے بہرہ افروز ہونا چاہتے ہو تو متقی بنو۔

دوسری نصیحت حبل اللہ کو پکڑو اور تفرقہ نہ کرو: حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو اور سب کے سب مل کر مجموعی طاقت سے حبل اللہ کو پکڑو اور تفرقہ نہ کرو یہ آیت میں آج تم پر تلاوت کرتا ہوں۔ تم خدا کی حبل کو مل کر مضبوط پکڑے رکھو۔ اسے چھوڑو نہیں اور اس سے جدا نہ ہو اور نہ باہم تفرقہ کرو۔

اگر تفرقہ کرو گے تو جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ حبل اللہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور اس کے ساتھ ہی تم بھی بودے ہو جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تنازعہ کرو گے تو بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ پھر تمہارا جتّھا ٹوٹ کر قوت منتشر ہو جائے گی اور دشمن تم پر قابو پا جائیں گے۔ ہاں اگر تنازعہ پیدا ہو تو اس وقت تمہیں صبر سے کام لینا چاہئے اللہ تعالیٰ نے یہی ارشاد کیا ہے۔ کیونکہ جب جھگڑا پیدا ہوتا ہے تو ایک طرف غضب آتا ہے اگر دوسری طرف بھی اس غضب سے کام لیا جاوے تو نتیجہ اس کے سوا نہیں ہوگا کہ پھر اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آ کر ہلاک ہو جاؤ گے پس ایسے موقع کے لئے محض اپنے کرم اور غریب نوازی سے یہ تعلیم دی کہ صبر کرو اگر صبر سے کام لو گے تو نتیجہ کیا ہوا۔ تنازعہ کے باطل کرنے کا یہی طریق ہے کہ صبر سے کام لو۔ انسان جب صبر کرتا ہے تو ایک اس کے قلب پر اُترتا ہے جس سے اس کو سکینت اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ جوش کی آگ جو اس کے اندر بھڑکنے والی تھی بالکل ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ ان اللّٰہ مع الصّٰبرین کا خدا تعالیٰ معیت اس طرح پر اپنا کام کرتی ہے اور پھر جس کے ساتھ خدا ہو اس کی کامیابی اور فتح میں کیا کلام ع

خدا داری چہ غم داری

انسان خدا کی محبت اگر چاہتا ہے تو اس کے لئے لازمی شرط یہی ہے کہ متقی ہو۔ اور پھر صبر کرے۔ نفع دینا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور یہ اس کے فضل سے ملتا ہے۔ ہاں تدبیر کرو۔ مگر اپنی تدبیروں کو خدا نہ سمجھ لو۔ اور ان پر بھروسہ نہ کرو تمہاری تجارتیں تمہارے لئے موجب برکت دین ہوں۔ وہ دنیا کسی کام کی نہیں جو دین کو بگاڑ دے۔ کیا دنیا میں پہلے سے ایسے تاجر موجود نہیں جن کو دین سے واسطہ نہیں۔ تم کوشش کرو اور خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو کہ تمہاری تجارتیں بھی تمہارے لئے دین ہو جائیں۔ پھر بعض نوجوان ہیں وہ جھٹ تصنیف کر دیتے ہیں حالانکہ ان میں وہ فہم و وہ فراست نہیں ہوتی جو ایک کتاب کے لکھنے والے میں ہونی چاہئے۔ محض خیالات سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک سچے علوم سے واقفیت نہ ہو اور پھر ایسی تصنیفیں ایک تفرقہ کا موجب ہو جاتی ہیں۔ تم کو اگر مشکلات پڑتی ہیں تو خدا تعالیٰ سے توفیق مانگو اور دعاؤں سے کام لو۔ ایک نے کہا کہ ہم سے امر بالمعروف میں اطاعت کی بیعت لی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بیعت میری ایجاد تو نہیں قرآن مجید کے ارشاد کے نیچے ہے پس میں ان نوجوانوں کو یہی کہوں گا کہ لڑانے کا فکر نہ کرو ہماری بددعا نہ لو۔ دعائیں لو۔ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جس سے جھگڑا پیدا ہو اور تفرقہ بڑھے۔ یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں باہم جھگڑا کرو گے تو قرآن مجید کے اس فتوے تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ اس لئے توبہ کرلو اس میں تمہارا بھلا ہے۔

دیکھو میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی جب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ ردا پہنا دی ہے۔ میں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور سخت ناپسند کرتا ہوں۔ میں نہیں چاہتے کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازعہ کا موجب ہوں۔ اس لئے میں اس

خیال سے کہ ؎

سرچشمہ شاید گرفتن بہ میل
چو پرشد نشاید گذشتن بہ میل

اس قسم کے نکمّے جھگڑوں کو روکنا چاہتا ہوں۔ تم کو کیا معلوم ہے کہ قوم میں تفرقہ کے خیال سے بھی میرے دل پر کیا گذرتی ہے؟ تم اس درد سے واقف نہیں۔تم اس تکلیف کا احساس نہیں رکھتے۔ جو مجھے ہوتی ہے میں یہ چاہتا ہوں اور خدا ہی کے فضل سے یہ ہوگا کہ میں تمہارے اندر کسی قسم کے تنازعہ اور تفرقہ کی بات نہ سنوں۔ بلکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ ہو۔ دیکھو ایسے چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر یقین کے ساتھ پہنچنا تم میں سے بہتوں کو نصیب نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کے آثار پڑھو کم از کم موطا امام محمدؒ اور آثار امام محمدؒ ہی کو پڑھ لو صحابہ ایسے مسائل جزویہ میں اپنے ذوق کے موافق ترجیح دے لیتے تھے مگر یہ مسائل ان میں اختلاف کا باعث نہ ہوتے تھے میں پھر تمہیں کہتا ہوں جو سنتا ہے وہ سن لے اور دوسروں کو پہنچاوے کہ جھگڑا مت کرو ہم مرجائیں گے پھر تمہیں بہت سے موقع جھگڑے کے ہیں؟

تم سمجھتے ہو میں ...... آسانی سے خلیفہ بن گیا ہوں؟ تم اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کر سکتے ہو اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کر سکا۔ تم میں سے کوئی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کر سکے۔ کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو آرام کی نیند سوسکتا ہے؟ اتنے بڑے کنبے کے آدمی کی جو حالت ہوسکتی ہے اس کا قیاس تو کرو۔ پھر میری حالت کو دیکھو اور سمجھ لو کہ مجھے تمہاری بھلائی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے حضرت صاحب توبہ کی بیعت لیتے تھے میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ بیعت ارشاد کیوں نہیں لیتے۔ فرمایا میں شکر کرتا ہوں کہ توبہ ہی کر لیتے ہیں۔ پس تم میری اس نصیحت کو یاد رکھو میں تمہارے بھلے کے لئے کہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے ذرا بھی تفرقہ کا احتمال ہو سکے۔ میری توجہ اور عقد ہمت کو اسی میں لگا رہنے دو۔ دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دو اس میں تمہارا بھلا ہوگا۔

میں اس (بیت) میں قرآن ہاتھ میں لے کر اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی خواہش ہرگز نہیں اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے اس نے جو چاہا کیا تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا اور اس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا۔

میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں۔

یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں کہ میں تمہارے اموال کا محتاج نہیں ہوں اور نہ تم سے مانگتا ہوں تم میرے پاس اگر کچھ بھیجتے ہو تو اسے اپنے فہم کے موافق خدا کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہوں۔ پھر وہ کونسی بات ہوسکتی تھی کہ میں پیر بننے کی خواہش کرتا۔ اب خدا تعالیٰ نے جو چاہا کیا اس میں نہ تمہارا کچھ بس چلتا ہے اور نہ کسی اور کا اس لئے تم ادب سیکھو۔ کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔ تم اب اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو یہ بھی خدا ہی کی رسن ہے۔ جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالیٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدمؑ کو داؤدؑ کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے۔ جو لیستخلفنھم فی الارض میں موجود ہے۔ اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالحہ سے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو تم معزول کی طاقت نہیں رکھتے میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گذار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔

باہم محبت بڑھاؤ بغض چھوڑ دو جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہیں اور انہوں نے خدا کے فضل سے الہام کا فیض پایا ہے وہ اس فیض کی قدر کریں خرمستیاں چھوڑ دیں ایسا نہ ہو نصیحت ان کے لئے وبالِ جان بن جاوے خدا سے ڈرو کہ اس سے ڈرنے والے ضائع نہیں ہوتے۔

اس کے بعد ظہر اور عصر ہر دو نمازیں جمع کی گئیں۔ اور زاں بعد حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریر دلپذیر شروع ہوئی۔ جس کا عنوان تھا مدارج التقویٰ۔ مکرم قاضی ظہور الدین اکمل صاحب صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بارہ میں البدر میں تحریر فرماتے ہیں:

''قادیان کے جلسہ کی تقریروں کے رپورٹر کے لئے چند ایک مشکلات ہیں جسے باہر کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ لیکچرار یا تو اپنی تقریروں کو پہلے لکھ لیتے ہیں اور لیکچر سنانے سے پہلے وہ اخبار والوں کے سپرد کر دیتے ہیں یا اپنی تقریر کے نوٹ کرلاتے ہیں جس سے ایک رپورٹر کو خوب مدد مل سکتی ہے۔ یا بعد میں خود اپنی تقریروں کو قلم بند کر دیتے ہیں۔ یا رپورٹر مختصر نوٹ کر لیتا ہے اور بعض اوقات اپنے الفاظ میں انہیں بیان کر دیتا ہے مگر قادیان میں بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح و حضرت صاحبزادہ صاحب جن کی تقریریں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اپنی تقریروں کو نہ تو پہلے لکھ لاتے ہیں۔ نہ بعد میں لکھ کر دینے کی پرواہ رکھتے ہیں۔ نہ نوٹ کر لاتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ پہلے خصوصیت سے سوچ کر بھی نہیں لاتے۔ کیونکہ اہل اللہ ایسے تکلّفات سے مستغنی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعد میں خود ان کو بھی پورا یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کیا کچھ کہا تھا۔ اِدھر رپورٹر بیچارہ ہے کہ تین گھنٹے برابر لکھے جاتا ہے۔ اپنے قلم کی حرکت کو اس زبان گوہرافشاں کی حرکت کے ساتھ ملانا پڑتا ہے۔ ادب اس بات سے بھی مانع ہے کہ کوئی لفظ اپنی طرف سے ملائے۔ حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہی الفاظ ہوں جو مبارک منہ سے نکلے۔ باوجود پوری کوشش کے پھر بھی انسان کمزور ہے۔ اس لئے قابل معافی ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنے کی بھی جرأت کرتا ہوں کہ اور زبانوں کا مقابلہ قلم سے شاید ہو سکے۔ مگر محمود کی زبان میں جو طاقت ہے اور بیان میں جو شوکت و آمد ہے۔ وہ ایک خاص شان رکھتی ہے اس لئے رپورٹر کو اپنی کم استطاعتی کا عذر پیش کرنا پڑتا ہے۔

تقریر جو نماز مغرب کے قریب ختم کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب نے نہایت لطیف اور دلنشیں پیرایہ میں تقویٰ کے مدارج بیان کئے اور اس کے حصول کے ذرائع بتلائے۔

حضرت صاحبزادہ کی نظم جو جلسہ پر پڑھی گئی تھی۔ اس میں سے چند اشعار ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ ؎

کیا سبب میں ہوگیا ہوں اس طرح زار و نزار
کس مصیبت نے بنایا ہے مجھے نقش جدار
کیوں تسلی اس دل بے تاب کو ہوتی نہیں
کیا سبب اس کا کہ رہتا ہے یہ ہر دم بے قرار

صاحب کی تقریر کے بعد سائیں فضل کریم نے اپنی شہادت حقّہ میں چند پُر جوش کلمات بولے۔

28 دسمبر 1911ء

آج سب سے اوّل طلبائے مدرسہ احمدیہ کی تقریریں ہوئیں۔ تقریروں سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جو افسر مدرسہ احمدیہ ہیں۔ اس مدرسہ کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مدرسہ کی بنا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر رکھی گئی تھی اور پھر حضرت مسیح موعود کے وصال پر اسے آپ کی یادگار میں ازسرنو تازہ کیا گیا۔ ایک سال سے اس کا انتظام میرے سپرد ہے۔ علماء دین کے باغ کے درخت ہیں اور ہماری بدقسمتی ہوگی اگر یہ درخت گھٹتے جائیں اور ان کی جگہ نئے درخت پیدا نہ ہوں۔ انہیں علماء کے بنانے کے واسطے یہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے جس قوم میں علماء نہیں۔ وہ قوم اندھی ہے۔ کیا اندھوں کی ایک جماعت یہ اشتہار دے سکتی ہے۔ کہ آؤ ہم تمہیں دنیا کی سیر کرائیں۔ میں اس مدرسہ کا ناظم اپنی مرضی سے نہیں بنا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بنا ہوں اور یہ میرے سر پر ایک بڑا بھاری بوجھ ہے کیونکہ بچوں کا بلانا آسان ہے۔ لیکن ان کی غور و پرداخت بڑا مشکل کام ہے۔ میں ڈرتا رہتا ہوں اور دُعا کرتا رہتا ہوں اور مدرسہ احمدیّہ کے طلباء کے واسطے خصوصیت سے دُعا کیا کرتا ہوں۔ لیکن میں افسوس کئے بغیر رہ نہیں سکتا کہ سات میں سے چھ طالب علم مدرسہ احمدیّہ میں ایسے آتے ہیں جو بہ سبب مسکین ہونے کے اپنا خرچ آپ برداشت نہیں کر سکتے۔ ذی ثروت لوگوں نے اس طرف تاحال بہت ہی کم توجہ کی ہے اُمراء میں سے صرف مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اور محمد ذوالفقار علی خاں صاحب رامپوری نے اپنے بچوں کو یہاں بھیجا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ انتظامی کام صرف انگریزی خواں ہی کر سکتے ہیں گناہ ہے اور ذلّت ہے اس سے توبہ کرو۔

اس کے بعد طلبائے مدرسہ عبدالرحمٰن پشاوری نے اردو میں، عبدالقدوس ہزاروی نے عربی زبان میں اپنے مضامین پڑھے۔ جن سے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لیاقت کا عمدہ نمونہ پیش ہوا۔ ان کے بعد مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے تقریر فرمائی۔

اس کے بعد حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے آداب جلسہ پر ایک تقریر کی جس میں غرض جلسہ، نیت سفر جلسہ، دعائے سفر، دعائے استخارہ شہر میں داخل ہونے کی دُعا، قادیان میں آ کر کیا کرنا چاہئے مرشد سے کس طرح ملنا چاہئے۔ یہاں سے واپس جا کر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ان سب باتوں پر مختصر ریمارکس تھے۔

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ 1906ء میں صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد ڈال گئی تھی۔ پہلے اس کی آمد اور خرچ پچیس ہزار روپے کے قریب تھا مگر سال گزشتہ کا آمد و خرچ ایک لاکھ چار ہزار روپے ہوا ہے۔ یہ ترقی چھ سال کی ہے اور اسی سے سلسلہ کی ترقی کا ثبوت ملتا ہے۔ انجمن کی جائیداد اس وقت غیر منقولہ ایک لاکھ بتیس ہزار روپے اور منقولہ چھبیس ہزار ہے۔ اگر یہ ترقی نصرت الٰہی سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے؟

ایک لاکھ روپے کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی جو تجویز ہوئی ہے اُس میں پچیس ہزار روپے جماعت سیالکوٹ نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

امداد لنگر میں مزید چندے دینے کے وعدے دوستوں نے کئے ہیں۔

ہائی سکول نے بہت ترقی کی ہے۔ اس وقت مدرسہ ایسا نیک نام ہے کہ 50 غیر احمدی اس وقت بورڈ ہیں۔ مدرسہ احمدیہ حضرت صاحبزادہ صاحب

کی توجہ سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ایک سال میں 39 سے 68 لڑکوں کی تعداد ہوگئی ہے۔لیکن ایسے لڑکوں کی تعداد بہت ہونی چاہئے جو اپنے خرچ سے پڑھیں۔

بعد جمع نماز ظہر وعصر میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے پردرد لہجہ میں ایک نظم پڑھی۔

29 دسمبر 1911ء

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جمعہ پڑھایا۔اور حضرت خلیفۃ المسیح نے دعا کے ساتھ احباب کو رخصت کیا۔ اکثر دوست نماز جمعہ پڑھ کر رخصت ہو گئے۔ باقی 30 دسمبر کو تشریف لے گئے۔

امسال جس طرز سے کثیر التعداد لوگوں نے بیعت کی۔اُس کے سبب صحیح شمار نہیں ہوسکتا ہے۔ بیت اقصےٰ کے صحن میں حضرت صاحب ممبر پر بیٹھے تھے۔ جبکہ چاروں طرف لوگوں نے اپنے عمامے پھیلا دیئے۔جن کا ایک سرا حضرت کے ہاتھ میں تھا۔اس کے علاوہ حضرت کے مکان پر اور بیت میں متفرق اوقات پر بیعت میں شامل ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے بھی بیت مبارک میں وعظ کیا اور مولوی حافظ ابوعبید اللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بھی وعظ کئے۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی متعلق بہ تقسیم بنگال پر ایک مفصل رسالہ موسومہ بہ بنگال کی دلجوئی لکھ کر شائع کی ہے اور جس میں حضور کی دیگر پیشگوئیاں متعلق ایران، جاپان، روم، جنگ طرابلس وغیرہ کے پورا ہونے کا ذکر کر کے اہلِ ہند کو اس امام وقت کے قبول کرنے کی دعوت کی ہے۔ یہ رسالہ سالانہ جلسہ میں پڑھا گیا۔

مؤلفہ سید عبدالحی صاحب مولوی فاضل مختصر رسالہ احمدی پاکٹ بک میں دلائل حقانیت سلسلہ احمدیہ کا خلاصہ مختصر عبارت میں جمع کرنے کے علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے ہیں اور عیسائی عقائد کی تردید بھی کی ہے۔عمدہ کتاب ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ میں احباب کے آگے سفارش کی ہے کہ علاوہ دیگر دوستوں کے تمام انجمنوں کے سیکرٹری کم ازکم دس دس نسخہ فی سیکرٹری خرید کریں۔

اس جلسہ کے ناظمین بہ سبب خوبی انتظام کے خاص شکریہ کے مستحق احباب کے لئے خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب جو اس جلسہ کے جنرل ناظم تھے اور رات دن خدمات جلسہ میں مصروف رہے۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب، ماسٹر مومن خان صاحب، قاضی امیر حسن صاحب، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب، میاں میر احمد صاحب قریشی، منشی برکت علی صاحب شیخ محمد نصیب صاحب، شیخ یعقوب علی صاحب، منشی سکندر علی صاحب، طلبائے مدرسہ احمدیہ و دیگر برادراں مہاجراں وانصار نے نہایت محنت کے ساتھ جلسہ کا انتظام کیا۔

مکرم منیر احمد منور صاحب مربی آسٹریا

جماعت احمدیہ آسٹریا کا ویانا میں بک سٹال

اعلیٰ حکومتی شخصیات کا بک سٹال کا وزٹ اور انہیں جرمن ترجمہ قرآن کا تحفہ

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کو مؤرخہ 10 تا 13 نومبر 2011ء ویانا انٹرنیشنل بک فیئر میں ایک بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ویانا انٹرنیشنل بک فیئر وسطی یورپ کے ممالک کا ایک بہت مقبول کتاب میلہ ہے۔جس میں علاقہ کی تیرہ قوموں کے 280 اشاعتی اداروں نے اپنی کتب کا تعارف کروانے کے لئے بہت خوبصورت، دیدہ زیب اور پرکشش سٹال لگائے۔گذشتہ سال زائرین کی تعداد 28000 ہزار تھی۔جبکہ اس سال 33000 ہزار افراد نے چار دن میں اس کا وزٹ کیا۔

اللہ کے فضل سے جماعت کو بھی ایک چھوٹا سا لیکن بہت عمدہ اور پرکشش سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ علاوہ عوام الناس کے صدر وفاقی جمہوریہ آسٹریا جناب ہائنز فشر HEINZ FISHER اور ویانا کے میئر جناب مشائیل ہوئے پل MISCHAEL HAUPEL بھی علیحدہ علیحدہ ہمارے سٹال پر تشریف لائے۔ ہر دو معززین کو قرآن کریم کا جرمن ترجمہ تحفہ میں دیا گیا۔ بک فیئر میں آنے والے کم وبیش ہر زائر نے ہمارے سٹال کے ذریعے دین حق کی نمائندگی کو محسوس کیا۔ان میں سے پانچ ہزار سے زائد افراد نے باقاعدہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں کے تراجم، مختلف زبانوں میں اسلامی تعلیم پر مبنی کتب، کتابچے، دوورقے اور دیگر مطبوعہ مواد حاصل کیا اور جذبہ شکر گذاری کا اظہار کیا۔ پانچ صد سے زائد افراد نے سٹال پر ٹھہر کر دین کے بارے میں مختلف سوالات کئے اور ان کے جواب حاصل کئے۔اور مزید معلومات کے حصول کیلئے جماعت کے مشن ہاؤس کا ایڈریس اور ویب سائٹس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔اندازاً بیس ہزار کی تعداد میں تراجم قرآن کریم، کتب، کتابچے اور پمفلٹ وغیرہ اس میلے میں تقسیم کرنے کا موقع ملا۔ زائرین میں آسٹرین، ترک، اٹالین، امریکن، پاکستانی، سعودی، اردنی، عراقی، جرمن، چیک، سلواک، پولش، برطانوی، بنگلہ دیشی اور ہندوستانی اقوام سے تعلق رکھنے والے ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے بک فیئر میں دین حق کے امن، محبت انسانیت اور رواداری کے زندگی بخش پیغام کی نمائندگی یہ واحد سٹال کر رہا تھا۔ جہاں پر آسٹرین قوم کو ان کی زبان میں قرآن کریم، قرآن کریم کی منتخب آیات، منتخب احادیث، منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود اور بڑی تعداد میں مختلف موضوعات پر دینی کتب میسر تھیں۔

اس کتاب میلہ میں خصوصاً جماعت کی طرف سے شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن زائرین کی خاص دلچسپی کا باعث تھا۔عراق کے شہر کربلا سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر جناب ڈاکٹر حسن الشمع صاحب جو ویانا یونیورسٹی کے شعبہ اورینٹل سٹڈیز کے استاد رہے ہیں، لیکچر کے بعد خاکسار کی دعوت پر اپنی اہلیہ کے ہمراہ ہمارے سٹال میں تشریف لائے۔موصوف سعودی حکومت کی طرف سے اس کتاب میلہ میں ایک خصوصی لیکچر کے لئے تشریف لائے تھے۔وہ جماعت کی طرف سے شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن کی شان میں رطب اللسان تھے۔ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ بہت روشن خیال جماعت ہے۔اس کا جرمن زبان میں ترجمہ قرآن سب سے بہترین ہے۔اور سن ساٹھ کی دہائی سے وہ اس سے مستفید ہورہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ سن ساٹھ کی دہائی میں اس کی عمدگی کے پیش نظر میں نے خود ایک بہت بڑا پیکٹ سعودی عرب بھجوایا تھا۔

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود کی کتب اسلامی اصول کی فلاسفی اور مسیح ہندوستان میں کے جرمن تراجم بھی زائرین کی خصوصی توجہ کا مرکز رہیں اور ان کا تعارف کرواتے ہوئے بہت دعوت الی اللہ کی توفیق ملی۔

جرمنی سے آئے ہوئے مشہور جرمن۔ ایتھوپئین مصنف جناب Asfa-Wossen Asserate سے بھی تعارف ہوا۔جو اپنی کتاب (افریقہ۔ایک سو ایک اہم سوالات اور ان کے جوابات) Afrika. Die 101 wichtigsten Fragen und Antworten کے تعارف کے لئے لیکچر دینے آئے تھے۔موصوف ایتھوپیا کے آخری بادشاہ ہیل سلاسی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جرمن زبان میں بہت سی مقبول کتب کے مصنف ہیں اور متعدد ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے ہمارے سٹال پر آ کر کہا کہ آپ کی جماعت کی کتاب Islam and Christianity سے میں بہت متاثر ہوں۔آپ کی جماعت بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے جو کوششیں کرتی ہے میں اس سے خوب آگاہ ہوں اور آپ کی تعریف کرتا ہوں۔

اللہ کے فضل سے ہمارے چھوٹے سے سٹال نے، دیگر زائرین کے علاوہ، ہمارے بالکل سامنے ایک عرب حکومت کے سٹال پر عرب ملک سے آئے ہوئے ایک ڈاکٹر صاحب کی توجہ کو بھی کھینچا جو اول اول تو کھنچے کھنچے رہے، لیکن بالآخر سٹال پر اخلاص سے ڈیوٹی دینے والے احمدی نوجوانوں کا جذبہ دیکھ کر وہ ہمارے سٹال پر آئے تو انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب REVEALATION........ کے عربی ترجمہ کا تعارف کروایا گیا۔جسے انہوں نے باقاعدہ قیمت ادا کر کے حاصل کیا۔اسی طرح عرب ملک کے سٹال پر کام کرنے والے ایک اور ڈاکٹر صاحب بھی تشریف لائے جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود کی دو عربی کتب التبلیغ اور الاستفتاء تحفہ کے طور پر دی گئیں۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل احمدیت کے لئے کھولے اور انہیں حضرت مسیح پاک کے غلاموں میں داخل فرمائے۔آمین

مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مختلف احباب وخواتین نے بک سٹال کا وزٹ کیا اور جماعت سے متاثر ہو کر اپنے خیالات وجذبات کا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنی تاریخ میں پہلی بار بک فیئر میں سٹال لگانے کا موقع ملا۔کتاب میلے میں سٹال لگانے کا تجربہ بہت دلچسپ بھی تھا اور ایمان افروز بھی۔اس سے جہاں جماعت کے کارکنان کی تربیت ہوئی اور ان میں بیداری بھی پیدا ہوئی۔ وہاں اس کی کامیابی سے احباب جماعت کی حوصلہ افزائی ہوئی اور ان میں دعوت الی اللہ کے میدان میں کام کرنے کا ولولہ اور جوش پیدا ہوا۔

عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور اور اس کے نتیجے میں آسٹرین قوم احمدیت کی طرف راغب ہو۔آمین

خلیفہ کو استاد سمجھو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

پس ضرورت ہے اس بات کی کہ جماعت متحدُ الخیال ہو کر خلیفہ کو اپنا ایسا استاد سمجھے کہ جو بھی سبق وہ دے اُسے یاد کرنا اور اس کے لفظ لفظ پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھے۔اتحادِ خیالات کے ساتھ قومیں بہت بڑی طاقت حاصل کر لیا کرتی ہیں ورنہ یوں نظام کا اتحاد بھی فائدہ نہیں دیتا جب تک اتحادِ خیالات نہ ہو۔ یورپ کا حال کا تجربہ دیکھ لو۔اٹلی یورپ میں ذلیل ترین حکومت سمجھی جاتی ہے لیکن جب مسولینی نے اٹلی میں اتحادِ خیالات پیدا کیا تو آج اٹلی کے لوگ کہتے ہیں کہ یورپ کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔اور اتنا تو ہم نے بھی دیکھا ہے کہ شیرِ انگلستان جس کے چنگھاڑنے سے کسی وقت دُنیا کانپ جاتی تھی، اسے بھی اٹلی کے مقابلہ میں آکر دُم دبانی ہی پڑی۔ (خطابات شوریٰ جلد 2 ص 19)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم احمد سعید اختر صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو پوتوں احمد ولید اختر عمر 8 سال اور احمد علیم اختر عمر ساڑھے چھ سال ابن احمد نعیم اختر صاحب نے قرآن کریم ناظرہ اپنی والدہ مکرمہ نعیمہ منور صاحبہ سے پڑھا ہے۔ بچے مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی نسل سے اور بریگیڈئیر (ر) منور احمد رانا صاحب راولپنڈی کے نواسے ہیں اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ 7 دسمبر 2011ء کو بچوں سے قرآن پاک کا کچھ حصہ خاکسار نے گھر میں سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں و اہل خانہ کو نہ صرف قرآن پاک کی تعلیمات کو صحیح رنگ میں سمجھنے بلکہ ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

مورخہ 17 نومبر 2011ء کے روزنامہ الفضل میں صفحہ 7 پر نماز جنازہ حاضر و غائب کے اعلانات میں مرحومین کے ذکر خیر میں مکرم عبدالرشید بٹ صاحب فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ کی تاریخ وفات 7 ستمبر 2011ء درج ہے۔ جبکہ درست تاریخ وفات 9 ستمبر 2011ء ہے۔ نیز ان کی عمر 72 سال درج ہے جبکہ درست عمر 75 سال ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

درخواست دعا

مکرم منور احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری نور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جنگل امام شاہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ انتڑیوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ پہلی بار آپریشن میں ڈاکٹرز کی کوتاہی کی وجہ سے دو آلہ جات اندر رہ گئے۔ اب دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔ لاہور میں زیر علاج ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح مکرم چوہدری ظفر علی صاحب آف گوجرہ گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

نیز مکرم ملک ظفر محمود سیٹھی صاحب قادر آباد کا تقریباً ایک سال قبل موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ ہوا جس کی وجہ سے ان کی ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ تا حال بیساکھیوں کا سہارا لے کر چلتے ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

مکرم فخر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ احمد نگر ان دنوں میں ہائی بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اس وقت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

لیپ ٹاپ بطور انعام

صوبہ پنجاب میں ایک لاکھ طلباو طالبات کو میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ بطور انعام تقسیم کئے جائیں گے۔

اہلیت:

بی ایس آنرز (چار سالہ)، ایم اے، ایم ایس سی (دو سالہ)، ایل ایل بی کے طلباو طالبات جنہوں نے آخری امتحان (سالانہ) میں 60 فیصد یا آخری پاس کردہ سمیسٹر میں 70 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ ایم ایس، ایم فل، ایل ایل ایم اور پی ایچ ڈی کے تمام رجسٹرڈ سکالرز۔

پنجاب کے تمام بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے میٹرک کے امتحانات کے پہلے 100 ہونہار طلباو طالبات۔

ضروری ہدایات:

کامیاب طلباو طالبات کے تمام کوائف حکومتِ پنجاب کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ www.youth.punjab.gov.pk اگر کسی اہل طالب علم کا نام لسٹ میں شامل نہ ہو یا کوئی اعتراض ہو تو متعلقہ ادارے کے پرنسپل/رجسٹرار/سیکرٹری (بورڈ) سے فوری رابطہ کرے۔

کامیاب طلباو طالبات ویب سائٹ www.youth.punjab.gov.pk پر / CNIC بے فارم نمبر کی مدد سے 31 دسمبر تک آن لائن رجسٹریشن کروائیں۔

نوٹ: مزید معلومات کیلئے روزنامہ نوائے وقت لاہور 12 دسمبر 2011 دیکھیں۔

(نظارت تعلیم)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب کا ذکر خیر

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب ٹیلی فون انجینئر مورخہ 26 جنوری 2011ء کو ایک طویل بیماری کا صبر سے مقابلہ کرنے کے بعد ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر مولا حقیقی سے جا ملے۔ آپ رشتہ میں خاکسار کے چھوٹے بہنوئی تھے۔ اس سے پہلے خاکسار کے بڑے بہنوئی مکرم شیخ مختار احمد صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب مکرم یوسف علی صاحب مرحوم سیالکوٹ کے بیٹے تھے آپ کے دادا مکرم قاضی احمد علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ قاضی صاحب کی اہلیہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ نے بھی بیعت کر لی تھی۔ دونوں ہی موصی تھے اور قادیان بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ مکرم یوسف علی صاحب کی وفات 40 سال کی عمر میں ہو گئی تھی۔

آپ احمدیت کے شیدائی تھے اور خلافت سے خاص محبت رکھتے تھے۔ اپنی وفات سے پہلے اپنے بچوں کو جماعت سے چمٹے رہنے کی تاکید کی اور یہ تاکید کی کہ بچوں کے رشتے احمدی گھرانوں میں کرنا۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب مکرم رانا محمد یعقوب صاحب کے داماد تھے۔ آپ اپنے بہن بھائیوں سے جدا طبیعت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ٹیلی فون کے محکمہ میں سروس کا آغاز کیا۔ اپنی محنت، ایمانداری اور قابلیت سے ترقی کرتے کرتے سٹیٹ انجینئر کے عہدے سے 1993ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ محکمہ میں بہت زیادہ ایماندار مشہور تھے۔ ساری عمر آپ نے ایک سائیکل کو ہی استعمال کیا۔ خود بھی رزق حلال کماتے رہے اور بچوں کو بھی یہی نصیحت کرتے رہتے۔ آپ کی شادی 1963ء میں خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ مبارکہ اختر صاحبہ سے ہوئی۔ 1974ء میں مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب کے بہن بھائی احمدیت کو چھوڑ گئے لیکن آپ مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہے۔ بچپن سے ہی آپ کو خلافت سے پیار تھا۔ باجماعت نمازوں کے عادی تھے۔ کچھ عرصہ امام الصلوٰۃ، سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ، سیکرٹری رشتہ ناطہ زعیم انصار اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن رہے۔ اجلاسوں میں ضرور شامل ہوتے۔

خاکسار کے ساتھ نازک رشتہ بہنوئی کا تھا۔ لیکن ایک خادم کی طرح بطور صدر حلقہ خاکسار سے ہر جماعتی کام میں تعاون کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر بھی جاتے۔ خلیفہ وقت سے ملنے کی شدید تمنا تھی۔ یو۔کے بھی گئے لیکن بیمار ہونے کی وجہ سے حضور کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ وقت کے پابند تھے۔ مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں باقاعدگی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنے گھر میں احمدیت کا ماحول پیدا کیا ہوا تھا اور یہی وجہ ہے کہ گھر میں سب ہی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کی اہلیہ اور خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ مبارکہ اختر صاحبہ 27 سال سے علامہ اقبال ٹاؤن میں بطور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ خدمات انجام دیتی رہیں۔ آپ کی بہو محترمہ عزیزہ عدیل صاحبہ اہلیہ عدیل اختر بھٹی صاحبہ لجنہ اماء اللہ راوی بلاک کی صدر لجنہ ہیں۔ بڑی بہو شگفتہ نعیم صاحبہ سیکرٹری وقف نو لجنہ اماء اللہ میں خدمت انجام دیتی رہیں۔

آپ کے پوتے اور پوتیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

آپ کا جنازہ آپ کے کلاس فیلو مکرم ملک نور الٰہی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ وحدت کالونی لاہور نے مورخہ 26 جنوری 2011ء کو پڑھایا اور تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ صاحبہ دو بیٹے مکرم نعیم اقبال بھٹی صاحب اور مکرم عدیل اختر بھٹی اور تین بیٹیاں محترمہ حمیرہ صاحبہ یو۔کے، محترمہ عدیلہ مبارک صاحبہ اہلیہ مبارک احمد ناصر صاحب لاہور اور محترمہ صائمہ خالد صاحبہ اہلیہ مکرم خالد احمد چغتائی صاحب یو۔کے اور پوتے پوتیاں نواسے اور نواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔

آخر میں احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے نیز اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل و عیال اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

میموگیٹ سکینڈل میموکیس پر آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے بیان حلفی سپریم کورٹ میں جمع کرا دیا ہے۔فوج کے قانونی شعبے کے ماہرین نے جواب اور بیان حلفی کی دستاویز اٹارنی جنرل کے ذریعے رجسٹرار سپریم کورٹ کو پیش کیں۔آرمی چیف نے سپریم کورٹ میں میموکیس کے حوالے سے جمع کرائے گئے اپنے بیان حلفی میں کہا ہے کہ میمو سے متعلق خبریں درست ہیں۔میموکیس کے حوالے سے جو کہا درست کہا۔میمو ایک حقیقت ہے اور اس سے متعلق رابطوں کے شواہد موجود ہیں۔

غریب عوام کیلئے نئے سال کا حکومتی تحفہ

حکومت نے یکم جنوری سے ہر قسم کی گیس کی قیمتوں میں 14 فیصد تک اضافے کا حتمی فیصلہ کر لیا۔رپورٹ کے مطابق وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے ذرائع کا کہنا ہے کہ حکومت ایل پی جی فرٹیلائزر صنعت کو فراہم کی جانے والی جی آئی ڈی ایس کے تحت گیس سمیت کمرشل اور گھریلو استعمال میں یکم جنوری 2012ء سے 14 فیصد اضافے کا فیصلہ کر چکی ہے۔گیس کی قیمتوں میں مجوزہ 14 فیصد اضافہ تمام صارفین کیلئے ہوگا۔

بوگس انتخابی فہرستوں سے متعلق چیف جسٹس کے ریمارکس سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کی طرف سے بوگس اندراج سے پاک ووٹر لسٹوں کی تیاری کے عمل پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے تاخیری وجوہات مسترد کر دی ہیں جبکہ چیف جسٹس افتخار چودھری نے کہا ہے کہ 23 فروری 2012ء نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کی آخری ڈیڈ لائن ہے جس میں ذرا بھی توسیع نہیں ہوگی۔مگر بوگس فہرستوں پر الیکشن ہوئے تو پھر ملک میں خون خرابہ اور جھگڑے ہوں گے۔

اپر اورکزئی ایجنسی میں جھڑپیں اپر اورکزئی ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز اور شدت پسندوں کے درمیان ہونے والی جھڑپوں میں میجر سمیت 17 سیکیورٹی اہلکار زخمی جبکہ فورسز کی جوابی کارروائی میں 25 شدت پسند ہلاک اور ان کے 5 ٹھکانے تباہ کر دیئے گئے۔

فلپائن میں سمندری طوفان اور سیلاب

جنوبی فلپائن میں سیلاب کے باعث ہلاکتوں کی تعداد 900 سے زائد ہوگئی جبکہ سینکڑوں افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔حکام کے مطابق سیلاب سے 927/افراد ہلاک ہوئے ہیں۔سمندری طوفان واشی کے باعث آنے والے سیلاب نے جزیرے منڈا ناؤ کے شہر الیگان میں زیادہ تباہی مچائی۔جزیرے پر شدید بارش کے بعد آدھی رات کو اچانک سیلاب آ گیا اور لوگوں کو کچھ کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملا۔

بھارت میں سردی اور دھند کی وجہ سے ہلاکتیں بھارت کی شمالی اور مشرقی ریاستوں میں شدید سردی اور دھند کی وجہ سے مزید 22/افراد ہلاک ہوگئے جس کے بعد مرنے والوں کی مجموعی تعداد 75 ہوگئی ہے۔بھارتی ریاست اتر پردیش بہار اور جھاڑ کھنڈ کئی روز سے سردی کی شدید لپیٹ میں ہیں جس کے باعث نظام زندگی بری طرح متاثر ہوا ہے۔کئی علاقوں میں تمام سرکاری اور نجی اسکول 25 دسمبر تک بند کر دیئے گئے ہیں۔

پرندوں میں کووں کی یادداشت تیز ترین ہوتی ہے پرندوں میں کووں کی یادداشت تیز ترین ہوتی ہے۔وہ سال گزرنے کے بعد بھی رنگوں کی مخصوص پہچان کو نہیں بھولتے۔اس بات کا انکشاف جاپانی یونیورسٹی کے ایک تحقیق مطالعے کے نتائج میں کیا گیا ہے۔یونیورسٹی کی تحقیق ٹیم نے اپنے تجربے کے لئے چار مختلف رنگوں کے ڈھکنوں پر مشتمل چار مرتبان ترتیب دیئے جن میں سے دو میں کھانا اور دو میں کھانا موجود نہ تھا۔ان کی مرتبانوں کے ڈھکنوں کی پہچان کچھ عرصہ ایک عمل سے مختلف پرندوں کو کرائی گئی جہاں وہ روز ڈھکنوں کے رنگوں کو پہچان کر کھانا کھاتے تھے۔تحقیق کے دوسرے مرحلے میں ان مرتبانوں سے کھانا کھانے والے کووں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے سال بعد ان کو یہی مرتبان دکھائے گئے تو وہ ٹھیک مرتبان کے پاس گئے اور کھانا لیا جبکہ باقی پرندے غلطی کر گئے جس س ثابت ہوا کہ کووے یادداشت اور ذہانت کے حوالے سے باقی پرندوں سے کئی درجہ بہتر ہیں۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔دسمبر

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	5:11

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی ،جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0334-7801578

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، ویسٹکوٹ گرلز سوٹ
1 سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراؤزر۔ بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

گرما گرم ورائٹی،ٹھنڈی ٹھار قیمت
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ:0092-47-6212310

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنتیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری:6215713 گھر:6215219
پروپرائٹر:رانا محمود احمد موبائل:0332-7063013

FR-10

موسم سرما کی نئی ورائٹی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد ویلیٹی سٹور ربوہ

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان نمبر 9/25 واقع دارالعلوم غربی ربوہ برائے فروخت ہے۔
00441252727501 / 00447438753606
00441252782946

آپ کی خدمت میں کوشاں
HOMEOPATHICALLY YOUR
FINE & THE BEST
FB
معیاری ہومیوپیتھی کی پہچان
The Homoeopathic
SCHWABE
WORLD
Lehning
ہومیوپیتھی کی دنیا
● ادویات ● کتب ● گولیاں
● ڈراپر ● شیشیاں ● متعلقہ سامان
فون نمبر:047-6212750 Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
سراج مارکیٹ آف اقصیٰ روڈ ربوہ (نزد عامر کلر لیب)

ھوالشافی
FINE & THE BEST
FB
معیاری ہومیوپیتھی کی پہچان
Centre For Chronic Diseases
یہاں تمام پرانی اور پیچیدہ بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے
زیرنگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر ہومیوفزیشن
فون نمبر:047-6212750 Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
نوٹ: یہاں مشورہ فیس لی جاتی ہے

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون:0476213434
موبائل:0323-4049003